قلم کی آزادی

ایک مذاکرہ کا ماحصل

شورش کاشمیریؒ

جاں اپنے خیالوں کی صداقت پہ فدا کر
اِس دورِ پُر آشوب میں یہ فرض ادا کر

ملتا نہیں مانگے سے کبھی حقِ نگارش
قربانی و ایثار کے کوچہ میں صدا کر

مرنا ہی جو ٹھہرا ہے تو مردانہ صفات مر
جینا ہے تو میدانِ شہادت میں جیا کر

تسلیم کہ یہ رات کڑی بھی ہے سیاہ بھی
یہ رات نکل جائے گی ، ہمت تو ذرا کر

ہر وار میں کڑکا ہو تو ہر ضرب میں طوفان
اِس رنگ سے آرائشِ میدانِ وغا کر

اُس شخص پہ لعنت ہو تصور ہے یہ جس کا
انگریز کی اولاد کی تعظیم کیا کر

دو روزہ خدائی تو کوئی بات نہیں ہے
اے شیخ فقیروں سے الجھتا ہے حیا کر

او بیربلِ عصر شناسا ہوں ترا خوب
کس نشہ میں بدمست ہے تُو خوفِ خدا کر

شورشؔ اسی نگری سے تجھے فیض ملے گا
مردانِ قلندر سے بہرحال ملا کر